قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت منیجر
الفضل قادیان کے پتہ پر ہو
چندہ غیر ممالک سے
للعہ روپیہ
غلامتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا ٭ میں بھی اک نورانی چہرہ پکڑتا ہوں ہاں سُن
الفضل
ایڈیٹر صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب!!!
جلد ۱ | مورخہ ۹ - مئی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۲ - جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ - بروز ہفتہ | نمبر ۴۸

تازہ خبریں

سوبجات متحدہ میں اس ہفتہ کے اندر ۱۴۱۷۶۱ اشخاص امدادی کام پر تھے۔ اور یہ تعداد ہفتہ ماسبق سے ۳۷۱ کم تھی۔ نیز کوؤں کیلئے زر تقاوی تقسیم کیگئی ہے۔

صاحب وزیر ہند نے بدھ کے روز ۸ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ کی عام ہنڈیاں بحساب ایک شلنگ ۴ پنس فی روپیہ اور ۳۱ لاکھ ۷۰ ہزار روپیہ کی برقی ہنڈیاں بحساب ایک شلنگ ۴ پنس فی روپیہ فروخت کیں۔ ہفتہ آئیندہ میں ۴۰ لاکھ کی ہنڈیاں فروخت ہونگی۔

دو ہندو جو خوست سے گرفتار کئے گئے تھے۔ اُن کو سرحدی ڈاکوؤں نے پولیٹیکل ایجنٹ ٹوچی کے حوالہ کر دیا ہے ٭

۵ - مئی۔ نمائش کی عمارات میں ہوم رول کی حمایت میں ایک عام مشاہرہ ہوا ٭

(لنڈن ۶ - مئی) صاحب وزیر ہند نے کانگریس کے ڈیپوٹیشن سے اگلے سوموار کو ملاقات کرنیکا ارادہ ظاہر فرمایا ہے اصلاح کونسل ہند کے متعلق بات چیت ہوگی ٭

(لنڈن ۶ - مئی) ہوس آف لارڈز میں لارڈ سلیبورن نے ایک مسودہ عورتوں کو حقوق دینے کا پیش کیا تھا۔ مگر رایوں نے بخلاف ۶۰ - اسے مسترد کر دیا۔

(لنڈن ۶ - مئی) مسز بسینٹ کا اپیل پریوی کونسل میں پیش ہوا۔ چنگل پٹ کی عدالت کا فیصلہ منسوخ ہوگیا دونوں لڑکے مسز بسینٹ کی سربراہی میں رہینگے ٭

صلح کرانیوالے ڈیلیگیٹوں کا اجلاس گوا میں ہوگا۔ وہ روانہ ہو گئے ہیں۔ ہوارٹہ دل شکستہ ہو گیا ہے وہ امروز فردا میں مستعفی ہو جائیگا ٭

مسٹر والٹر لانگ ایک کنسرویٹو لیڈر نے اپنی تقریر میں کہا اگر ہوم رول پاس ہوا۔ تو خانہ جنگی شروع ہو جائیگی ٭

افغانی حکام نے خوست کے ان سرحدی فسادیوں کے خلاف سختی سے نوٹس لیا ہے جو روپیہ بٹورنے کیلئے باہر سے آدمی اٹھا لاتے ہیں۔ چنانچہ خوست کے ایسے تمام آدمی واپس بھیجدیئے گئے ہیں۔ اور سرحدی فسادیوں کو عبرتناک سزائیں دلانے کیلئے کابل روانہ کیا گیا ہے مگر اب خیال کیا جاتا ہے کہ علاقہ کے وہ آدمی جو کابل جیل میں مقید تھے۔ قریباً چھوڑ دیئے جائیں گے ٭

کلکتہ پورٹ کمشنر اور صیغہ تعمیرات کے افسر نکو یہ اندیشہ پیدا ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاجْعَلْہُ رَبِّ رَضِیًّا

آج ۹ - مئی ۱۹۱۴ء صبح کیوقت ہمارے مخدوم و مطاع سیدنا فضل عمرؓ کے مشکوئے معلّی میں لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس مسعود کو اپنے باپ دادا کے فضائل کا وارث فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔
الفضل تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے مبارکباد عرض کرتا ہے ٭

باہتمام منشی غلام رسول پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرۃ صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پروپرائیٹر کیلئے شائع ہوا ٭

الاخبار والآراء

دہلی کیس کا تتمہ

دہلی کے مقدمہ سازش کے متعلق جو کاغذات پکڑے گئے تھے اُن سے تین نوجوان ہندوؤں کا سُراغ ملا ہے۔ جن کی نسبت خیال کیا گیا ہے کہ وہ سازش میں شریک تھے۔ اُنمیں سے ایک کو خاص شرائط پر مُعافی دیگئی ہے۔ ملزمان کے نام وشنودت۔ نانک چند۔ موتی چند ہیں۔ نانک چند سرکاری گواہ بنگیا ہے۔ اور اس نے مقدمہ کے متعلق اصلی جرم کا انکشاف کردیا ہے ❊

لڑکا چرانے کا مقدمہ

راولپنڈی کی عدالت میں ایک نوجوان عورت پر ایک بچہ چرانے کا مقدمہ کئی روز سے چل رہا ہے۔ ملزمہ جو کسی گاؤں کی رہنے والی مذہب سے مسلمان ہے راولپنڈی سے ایک چھ سات ماہ کا ہندو بچہ اُٹھا کر لیگئی اور اپنے گاؤں میں جاکر ظاہر کیا کہ لڑکا میرا اپنا ہے چنانچہ گاؤں میں اس نے ڈھول بجوائے گڑ بانٹا اور خوب خوشی منائی۔ اُدھر لڑکے کے والدین نے پولیس میں ۔ ۔ ۔ رپورٹ کی تو پولیس تفتیش کرتی ہوئی لڑکے کے سُراغ لگانے میں کامیاب ہو گئی ❊

برطانیہ کا سالانہ بجٹ

برطانیہ کی سالانہ آمدنی وخرچ کے تخمینہ جات ۱۴۔ مئی کو مسٹر لائڈ جارج وزیر خزانہ نے پارلیمنٹ میں پیش کئے۔ ڈھائی گھنٹے تک تقریر کی۔ یہ مالی سال اور خوشحالی کا ہے۔ تمام زائد فوجی وبحری اخراجات ادا کرکے ساڑھے سات لاکھ پونڈ بچت رہی۔ آیندہ سال کے تخمینہ کی بابت کہا۔ تجارت وحرفت ماندرہے گی۔ آمدنی پر مضر اثر ہوگا خسارہ سوا ۳۴ لاکھ پونڈ رہے گا۔ حفظان صحت پر چھ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا۔ تعلیمی گرانٹ میں ساڑھے ستائیس لاکھ پونڈ زیادہ دیا جائے گا۔ سڑکوں کی مرمت اور اصلاح کے لئے بھی خاص رقم دیجائے گی۔ ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ قانون بیمہ کے علاوہ امدکی سہولت کے لئے صرف ہونگے۔

یہ زاید رقمیں ملاکر کمی ۹۸ لاکھ پونڈ ہو جاتی ہے اس رقم کو انکم ٹیکس سے وصول کیا جائیگا۔ ورثہ اور جانشینی کا ٹیکس میں فیصدی کیا جائیگا اس طرح اٹھاسی لاکھ پونڈ ہونگے۔ دس لاکھ پونڈ مستقل قومی سے لئے جائینگے ❊

آتشزدگی سے سارا گاؤں تباہ

۲۔ مئی کو موضع بھریال تحصیل شکر گڑھ ضلع گورداسپور میں آگ لگی۔ سارا گاؤں خاک سیاہ ہو گیا پچاس گھروں میں سے ایک بھی نہ بچا۔ اور دو گھروں کے کھلواڑے بھی آگ کی نذر ہوگئے۔ لوگ گرمی کے موسم میں چھت اور سایہ کے بغیر بیٹھے سورج کی تپش میں جھلسے جارہے ہیں ❊ (پیسہ)

مدینہ یونیورسٹی میں آمدنی کا ذریعہ

حرم محترم میں ان لوگوں کا جو اپنی مرادوں اور خواہشوں کے لئے دعائیں مانگتے ہیں ایک دفتر بنایا گیا ہے۔ جس میں ان کے نام لکھے جائیں گے اور جب خادمان حرم مبارک تلاوت کلام پاک اور وظایف سے فارغ ہوں گے تو ان سب اصحاب کے نام اس دُعا میں لئے جائینگے۔ ہر شخص کو اس غرض کے لئے کم از کم ایک پونڈ دینا پڑیگا اور اس سے جو کچھ آمدنی ہو گی وہ مدینۃ الرسول کی یونیورسٹی کے کارخیر میں صرف کی جائے گی جس کے قیام کا وزارت اوقاف نے قصد کیا ہے ❊

علاوہ ازیں یہ بھی ضروری نہیں کہ لوگ حرم محترم ہی میں جاکر اپنا نام درج رجسٹر کراکر اس برکت جاودانی سے مستفید ہوں بلکہ ہر وہ شخص جو وزارت اوقاف میں اس غرض کیلئے ایک پونڈ داخل کر دیگا اُس کا نام نہایت احتیاط کے ساتھ لکھ لیا جائیگا اور سال بھر کے جملہ اسمائے مجتمعہ مدینۃ الرسول بھیجدئے جائینگے اور ان کے لئے دُعا کی جائیگی اور وہ حرم کے مقدس مقام میں رکھ دئے جائیں گے ❊

طرابلس کی حالت

سپاہ اطالیہ طرابلس کے تمام ساحلی مقامات پر قابض ہو چکی ہے۔ اور اب اندرونی علاقوں میں بھی بڑھتی جاتی ہے طرابلس کے تین حصے ہیں اور تینوں میں اطالیہ کی فوج دخیل ہو چکی ہے صحراؤں کے وسط میں جو علاقے واقع ہیں وہ البتہ ہنوز دستبرد سے محفوظ ہیں مگر پچھلے میں عسکر اطالیہ کی پیشقدمی نے وہاں بھی ایک حصہ زیر کرلیا اور باقاعدہ حکومت قائم کردی ❊

زمیندار کی اپیل

مقدمات کی تاریخ عدالت عالیہ پنجاب میں ۱۵۔ مئی ۱۹۱۴ء مقرر ہوئی ہے زمیندار کی طرف سے چیفکورٹ میں دو مقدمات کے اپیل دائر ہیں پہلا دو ہزار اور دوسرا دس ہزار رقم ضمانت اور مطبع کی ضبطی سے متعلق ہے یہ دونوں اپیل ایک ہی ساتھ پیش ہونگے ❊

ملائے سومالی لینڈ کی شکست

ملانے درویشوں کی ایک عظیم جماعت قبیلہ جریونس کے اونٹ پکڑ لانے کی غرض سے روانہ کی تھی۔ مگر جب اس قبیلہ کو لوگوں کو انکے ارادہ کی اطلاع ہوئی تو وہ اپنے اہل وعیال اور مویشی وغیرہ کو دیدہ دانستہ وہیں چھوڑ کر بھاگ گئے اور قبیلہ اغادون کو اس معاملہ کی اطلاع دی۔ حملہ آوروں نے عورتوں اور بچوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور اونٹوں کو پکڑ کر واپس جانے کی طیاری کر رہے تھے کہ ہر دو قبائل کے آدمی اُن پر ٹوٹ پڑے۔ اور سب کا صفایا کردیا اہل قبائل کا بیان ہے کہ ملا کے دو ہزار ہمراہی کام آئے ❊

ریویو

مجموعہ الہامات وکشوف

یہ مجموعہ جس میں کوشش کیگئی ہے کہ اوّل سے لیکر یوم الوصال تک الہامات وکشوف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جمع ہو جائیں۔ تین حصوں میں ہے ہر سہ حصوں کی قیمت ۱۲/ جلد منگوا لیجئے آجکل کے پیش آمدہ واقعات کی خبریں اس میں دیکھ کر ایمان بڑھتا اور حق کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ ملنے کا پتہ :۔ تشحیذ - قادیان

اوتار زمانہ

شیخ عبد القدوس نومسلم ساکن محلانوالہ ضلع امرتسر نے ایک مضمون جلسہ دسمبر میں پڑھا تھا جس میں اس زمانہ کے نبی مسیح موعود کی بعثت پر عمدہ دلایل دئے ہیں منگوائیے قیمت ۲/

نغمۂ اکمل حصہ دوم

مسیح موعود کی یاد میں عاشقانہ ترانے اور جماعت کی موجودہ وآیندہ حالات کی تصویر اور طرز خاص میں کئی دینی دنیاوی مسایل کا حل قیمت ۲/ تشحیذ قادیان

کتب بینی

ہمارے دوست منشی احمد حسین صاحب فرید آبادی نے جو ایک مشہور جرنلسٹ ہیں کتب بینی پر یہ رسالہ نہایت مفید ہدایات پر مشتمل لکھا ہے اور حق تبلیغ احمدیت بھی خوب ہی ادا کیا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ قیمت ۲/

تین ضروری مضامین

روٹی کی فلاسفی۔ دیہاتی وشہری زندگی۔ گرانی قحط پر ضروری خیالات ان تین مضامین کو نہایت عمدگی سے منشی صاحب موصوف نے قلمبند کیا ہے قابل تعریف بات یہ ہے کہ آپ مذہبی پہلو کو بھی مدنظر رکھتے ہیں قیمت ۱/ دونوں رسالوں کی خریداری کی سفارش ناظرین الفضل سے کیجاتی ہے۔ ملنے کا پتہ :۔ منشی احمد حسین صاحب فرید آبادی رفیق ایجنسی کمرہ نگبیں دہلی

مدرسہ احمدیہ کے سالانہ امتحان کا نتیجہ

اس سال مدرسہ احمدیہ میں ۹۱ طلبا تھے جن میں سے ۸۷ نے سالانہ امتحان دیا۔ ۷۶ بفضلہ کامیاب ہوئے اور سات فیل ہوئے چار بوجہ بیماری امتحان میں شامل نہ ہو سکے۔ جماعت وار نتیجہ حسب ذیل ہے

جماعت	پاس	فیل
جماعت ہفتم	۲	+
پنجم	۳	+
سوم	۱۷	۱
اول	۱۸	۳
جماعت ششم	۲	+
چہارم	۸	۱.
دوم	۱۴	۱
خاص	۱۶	۱

نعمت اللہ خان محرر مدرسہ احمدیہ

الفضل

قادیان دارالامان - ٦ - مئی ۱۹۴۴ء بروز شنبہ

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پُوری ہوئی

برادرانِ ملّت! آپ حقیقت الوحی صفحہ ۳۶۰ کی مفصلہ ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں:۔ "تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دُوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دُوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دُوسرا نام محمود ہے وُہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہُوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مُطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہُوا جس کا نام **محمُود** رکھا گیا۔ اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترہویں سال میں ہے۔" اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت اقدس علیہ السّلام کے علم و یقین میں سبز اشتہار میں جس پسر موعود (مصلح موعود) کی پیشگوئی ہے وُہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہی ہیں۔ اور آپ تعیّن فرما چکے۔ اور وُہ نام جو ابتداء میں بطور تفاؤل رکھا تھا اُس نے حقیقت کا جامہ پہن لیا۔ اور سبز اشتہار میں اس موعود کے جو نشان لکھے تھے وہ بھی پُورے ہو گئے اور عین اُس موسم میں پُورے ہوئے جس کی طرف اشتہار کا رنگ رہنمائی کر رہا تھا یعنی موسم بہار۔ ملاحظہ ہو سبز اشتہار کا صفحہ ۱۷۔

> "دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین۔ و نبیّین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے ٭٭٭٭
> اور دُوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لیے خدا تعالےٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمُود بھی ہے۔ وُہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا۔ یخلق اللہ ما یشاء۔"

اب بتاؤ کہ دُوسرا طریق انزال رحمت کا جو بذریعہ ارسال خلفاء پورا ہونا تھا۔ کس کے ذریعے پورا ہُوا؟ صاف ظاہر ہے کہ اسی موعود کے ذریعے جسے خدا نے اپنے کلام میں بشیر ثانی اور محمود فرمایا۔ اور اسی محمود کو فضل عمر اور مصلح موعُود بھی فرمایا۔ جیسا کہ صفحہ ۲۱ میں ہے۔

> "اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وُہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اُس کے آنے کے ساتھ آئیگا پس مصلح موعُود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا اسی کا نام محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

اس کے ساتھ فضل ہے۔ اس فقرہ پر خوب غور کرنا چاہیئے۔ بشیر ثانی کو معہود فی الذہن رکھ کر یہ عبارت نہیں شروع کی گئی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک لڑکے کی بشارت دی اسے پاک۔ مہمان اور مُبارک فرمایا اور پھر فرماتا ہے **اسکے ساتھ** یعنی بشیر اوّل کے ساتھ **فضل** (یہ دوسرا لڑکا یعنی بشیر ثانی) بھی ہے۔ اور یہ فضل اس کے (یعنی بشیر اوّل کے) آنے کے ساتھ آئے گا یعنی وہ مصلح موعود۔ جس کا الہامی نام فضل ہے اور محمود ہے اور بشیر ثانی اور فضل عمر ہے۔ بشیر اوّل کے ساتھ معاً آئیگا۔ یہ نہیں کہ وقفہ کے ساتھ۔ یعنی سو دو سو یا نو سو برس کے بعد نہیں بلکہ اس سے تو یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ بشیر اوّل اور بشیر ثانی کے درمیان کوئی بھی موعود نہیں ہوگا۔ غرض صرف اس الہامی فقرے نے مصلح موعود کی تعیین بھی کر دی۔ پس میں حیران ہوں ان دوستوں پر جو مصلح موعود کی بیعت سے انکاری ہیں حالانکہ مصلح موعود کے لیے سبز اشتہار میں وحی کی کوئی شرط نہیں وہاں تو اتنا لکھا ہے کہ ارسال خلفاء کا وعدہ بشیر ثانی یعنی محمُود کے ذریعے پورا ہوگا۔ سو یہ بات تو پوری ہو چکی اور فی الحال مطالبہ ہمارا بھی یہی ہے کہ خلیفہ مان لو اور وصیت میں جو پیشگوئی ہے جب اس کے مصداق ہونے کا دعوےٰ ہوگا تو وحی کا مطالبہ بھی کر لینا۔ اس میں بھی پہلے **قائم کروں گا** ہی لکھا ہے۔ سو قائم تو ہو گیا جیسا کہ وصیّت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ کے بارے میں لکھا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابُوبکر صدیق کو کھڑا کر کے اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔

حالانکہ حضرت ابوبکر کو وحی تو نہیں آتی تھی۔ اسی طرح حضرۃ خلیفۃ اوّل نے فرمایا۔ میرے بعد اللہ جسے چاہیگا کھڑا کر لیگا۔ اور جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ محدّث تھے۔ ہمارے فضل عمر اس وقت بھی محدّث ہیں۔ فبشرٰی لنا و لکم اور ابھی اللہ تعالیٰ پر بہُت بہُت امیدیں ہیں ٭

حضرت مسیح موعود کا نشان

مکرّمی حضرت ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرے گھر میں پہلے دو لڑکیاں پیدا ہوئی تھیں اُس کے بعد دو لڑکے۔ پھر ایک لڑکی تولّد ہوئی تو دونوں لڑکے ایک سال کی تفاوت میں فوت ہو گئے۔ وُہ دونوں لڑکے نہ بولتے تھے نہ سُنتے تھے۔ جب دوسرا لڑکا فوت ہُوا تو دوران مقدمہ گورداسپور ۱۹۰۴ء تھا۔ کہ لڑکی تیسری ایک سال کی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام تاریخ مقدّمہ پر گورداسپور تشریف لے گئے تھے۔ کہ اُن کے بعد لڑکا فوت ہو گیا۔ دُوسرے دن آپ تشریف لائے تو میں ملنے گیا۔ آپ یکّہ سے اُترے ہی تھے۔ کہ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ مجھے تمہارے لڑکے کا بہُت رنج ہُوا ہے۔ میں نے اُس کے لیے بہُت دُعا کی ہے اللہ تعالیٰ تم کو نعم البدل دے گا۔ اور وہ انشاء اللہ سُننے والا اور بولنے والا ہوگا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت میرے گھر میں تولید کا سلسلہ یُوں ہے کہ پہلے دو لڑکیاں پھر دو لڑکے۔ چنانچہ اب یہ لڑکی ایک سال کی ہے۔ اس کے بعد اگر لڑکا تولّد ہو تو نعم البدل سمجھوں گا۔

آپ نے مُسکرا کر فرمایا۔ کہ اللہ تعالےٰ کو تو یہ بھی قدرت ہے کہ اس سلسلہ کو توڑ کر آئندہ لڑکے ہی لڑکے پیدا کرے۔ چنانچہ اس کے بعد آج تک لڑکے ہی تولّد ہوتے رہے اور ۲ مئی ۱۹۴۴ء کو اللہ تعالےٰ کے محض فضل و کرم سے میرے گھر میں پانچواں لڑکا پیدا ہُوا ہے۔ بطور تحدیث بالنعمت ناظرین اخبار کو اطلاع دیتا ہوں کہ حضور علیہ السّلام کی یہ پیشگوئی بھی پانچویں دفعہ پوری ہوئی۔ فالحمد للہ رب العٰلمین

بچہ کا نام ایک خواب کی بنا پر محمد احمد اور احمد آدم حضرت فضل عمر نے تجویز فرمایا ہے ٭ مفتی فضل الرحمٰن

مکتوب

حضرت خلیفۃ المسیح صاحب فاروق ثانی۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمد للہ حضرت عیسیٰ کی ایک مماثلت جو کسی حکمت الٰہی کے باعث مسیح موعود علیہ السّلام پر پوری نہیں ہوئی تھی۔ وُہ آنجناب کے حصّہ میں آئی۔ یعنے خلافت قبل از چالیس برس۔ اس وقت کے اختلاف کی زیادہ تر یہی وجہ ہے۔ اگر مسیح موعودؑ پر پوری ہوتی تو شاید لوگ اتنے بھی احمدیت کی طرف راغب نہ ہوتے۔ نمازوں میں انعمت علیہم کا یہی مطلب ہے کہ رسول اللہ صلعم اور خلفائے راشدین کے اسوہ حسنہ کے درجات امت کو نصیب ہوں۔ پھر کیا وجہ کہ رسول اللہ کا درجہ تو کسی فرد امت کو نصیب ہو اور خلفائے کے نہوں۔ کما صلیت کا درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اسکا یہی مطلب ہے کہ جو برکات حضرت ابراہیمؑ پر ہوئے وہی ہمارے رسول صلعم اور آل یعنی مجددین پر ہوں۔ یعنی متواتر رسولوں کا آنا۔ خدا وند کریم ہر ایک

مختصر نوٹ

امیر کے اختیارات

امرھم شوریٰ بینھم کے بعد فاذا عزموا نہیں بلکہ فاذا عزمت ہے - پس یہ مطلب نہیں کہ جب اصحاب شوریٰ ریزولیوشن پاس کریں تو تو اسپر کاربند ہو جائے بلکہ یہ فرمایا کہ سب کی رائے لیکر پھر تو جس بات پر قائم ہو جاوے اسپر کاربند ہو پھر قانون یہ بتایا کہ اللہ اور اس کے رسول اور اولوالامر کی فرمانبرداری کرو - اصل فرمانبرداری تو اللہ کی ہے - اللہ کا حکم رسول کی معرفت ملتا ہے - اور رسول تو ہر زمانے میں موجود نہیں تے اسلئے جو اس کا قائم مقام ہوگا "اگر اولوالامر سے تنازع جائز ہے تو پھر رسول سے بھی جائز ہوگا کیونکہ اولوالامر کو اسی کا قایم مقام فرمایا گیا ہے" ہم نے لکھ دیا کہ جب یوم آخرۃ دنیا میں بھی آتا ہے تو پھر مالک یوم الدین کی صفت میں رسول کو ہم نے کب شریک کیا - ان تنازعتم تو آپس کے تنازعات کے متعلق ہے کہ الٰہی قانون کے مطابق فیصلہ کرو اور فیصلہ کس سے کراؤ اولوالامر سے - چونکہ وہ کتاب الٰہی کے مطابق فیصلہ کرے گا اسلئے وہ ارباب میں شامل نہیں اسی لئے مسلم پر ایک حبشی سردار کی اطاعت بھی واجب فرمائی بہرحال یہ امر تو مسلّم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ڈاکٹر بشارت احمد صاحب سے زیادہ قرآن دان تھے اور احادیث و اسلامی مسائل سے واقف تھے وہ امیر کے اختیارات کے متعلق یہ فرماتے ہیں - اب خواہ ڈاکٹر کی مانو - خواہ اُس کے پیر و مرشد حضرت خلیفۃ المسیح کی ؟

منقول از "مولانا نور الدینؓ کے درس قرآن مجید کے نوٹ"

(صفحہ ۴۲۵)

"ابشراً منا واحداً نتبعہٗ - امام ایک ہی ہونا چاہئے تاکہ وحدت قایم رہے - اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو "ایک" کی اطاعت کو گمراہی اور مصیبت کا موجب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے ایسے خیالات کے لوگوں کے لئے یہ آیت غور طلب ہے - خدا جسے خلیفہ مقرر کرتا ہے اُسے اپنی جناب سے مؤید و منصور کرتا ہے خدا اُسے ایسی غلطی میں نہیں ڈالتا جس سے قوم تباہ ہو شوریٰ اس لئے نہیں ہوتا کہ وہ بالضرور اس کی اتباع کرے بلکہ وزراء کی رائیں اس کی بمنزلہ آئینہ کے ہوتی ہیں کہ ان میں اپنی رائے کا حسن و قبح دیکھ لے ؟"

احتیاط کرو

من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہٗ من النار - رسول پاک کی حدیث ہے - اٰخرین منھم لما یلحقوا بھم کے مطابق ہم بھی صحابہ کرام میں داخل ہیں - صحابہ کے بارے میں ثابت نہیں ہوا کہ انہوں نے دیدہ و دانستہ رسول اللہ کیطرف ایسی کی نسبت کی ہو جو آپنے نہیں فرمائی - پیغام میں ایک جمونی دوست لکھتے ہیں

لب مہدی سے جو نکلا تھا مدینہ لاہو

کیا وہ مہربانی فرماکر کوئی حوالہ آپ کی ڈائری کا دیں گے یا اگر کسی نے زبان مبارک سے سنا ہو تو وہ گواہی دیگا ؟ ہاں

ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں

بیشک الہام ہے - اس کی تشریح بھی حضرت اقدس نے خود فرمادی ہے جو یہ ہے (مجموعہ الہامات صفحہ ۱۰۵)

نوٹ از مسیح موعود

"یعنے خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں - اس کے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے دوسرے یہ معنے ہیں کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی - خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے - فقرہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلام قولا من رب رحیم مدینہ کی طرف"

بس یہی اس کے معنے ہیں اسکے سوا کیا قرینہ ہے اسپر کہ جس شہر میں وفات پائی وہ مدینہ ہے مکہ نہیں اور **یا** کی موجودگی میں بالجزم پیشگوئی کیونکر بن سکتی ہے ہاں جو تشریح حضور مغفور نے فرمائی اس میں غلبہ دونو صورتوں میں ہے خواہ بذریعہ قہری نشانوں کے - خواہ خود بخود دلوں کے مائل ہونیسے - چنانچہ کچھ لوگ قسم اوّل میں داخل ہیں کچھ قسم دوم میں ؟

مولانا احسن پر استہزاء

اس بزرگ کو جو بلحاظ اپنی عمر اپنی وجاہت - اپنے فضل و علم و قرب دربار مسیح موعود ہر طرح قابل عزت ہے - پیام نے کچا مولوی ٹھہرایا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے :-

"وہ سلسلہ عالیہ کے مولوی ہیں ان کے متعلق فرمایا کہ وہ جو ان میں سب سے بڑا ہے وہ الہامات کے سلسلہ کے سمجھنے میں ایسا کچا ہے کہ اس کی تشریحوں کو لوگ سُن سُنکر ہنسی کرتے ہیں"

دیکھو ! خدا سے ڈرو جسے تم کچا مولوی کہہ رہے ہو وہ ایسا پختہ کار ہے کہ اس نے ان دنوں میں خدا کے مسیح کی تائید میں کتابیں لکھیں جب تم میں سے غالباً ایک بھی اس کو ماننے والا نہ تھا پھر ہزاروں ابتلا آئے وہ ثابت قدم نکلا اور اب تک الحمد للہ کہ اس کا قدم صراط مستقیم پر ہے اور وہ صاحب استقامت ہے، اُسے بہت علم دیا گیا مگر یہ علم حجاب اکبر نہیں بنا اُس نے خلیفہ ثانی کو جو عمر میں اس کے بچوں کے برابر ہے شناخت کیا اور اس کی فضیلت کو پاکر انشراح صدر سے بیعت کی - یہ ہے پختہ کاری - دیکھو ایک بڈھے کو ایذا نہ دو - ورنہ اس کی ایک ہی آہ عبرتناک انجام دکھائیگی ؟

ذرا اربعین تو کھولکر پڑھو

پھر بعد ۱۱ - انشاء اللہ - الہام کو اپنی طرف منسوب کر رہے ہو - ہم حقیقۃ الوحی سے دکھا چکے ہیں کہ یہ الہام الٰہی بخش کے بارے میں ہے - اب ذرا اربعین کو کھولکر پڑھو - صفحہ ۲۱ پر فرماتے ہیں :-

"میں ہرگز یقین نہیں رکھتا کہ میں اس وقت سے پہلے مروں جب تک کہ میرا قادر خدا اُن جھوٹے الزاموں سے مجھے بری کرکے آپ کا (الٰہی بخش کا) کاذب ہونا ثابت نہ کرے الا انّ لعنۃ اللہ علے الکاذبین - اسی کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو ۱۱ - دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام ہوا - بر مقام فلک شدہ یا رب - گر امیدے دہم مدار عجب بعد ۱۱ - انشاء اللہ تعالیٰ - میں نہیں جانتا کہ گیاراں دن ہیں یا گیاراں ہفتے یا گیاراں مہینے یا گیاراں سال - مگر بہرحال ایک نشان میری بریت کیلئے اس مدت میں ظاہر ہو گا جو آپ کو سخت شرمندہ کریگا"

فرمائیے کیا یہ لاہور کے پاک ممبروں کے بارہ میں ہے اور بعد سنہ ۱۹۱۱ء بریت کی بھی اچھی کہی کہ حضرت خلیفہ اول نے اپنی وفات سے کچھ روز پیشتر فرمایا تھا - میں تو لاہور کو جانتا نہیں کہ وہ ایسا قصبہ ہے کہ جہاں سے مجھ کو ایسے بڑھاپے میں اسقدر تکلیف پہنچی ہے (خلافت کے خلاف ٹریکٹ کے ذکر پر -

یہ تو مصرع ہی نہیں بنتا

ایک بار پیام میں کسی نے لکھ دیا - کہ حضرت مولانا خلیفۃ المسیح نے فرمایا -

ع - چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت کمال دین بودے - آپنے اس کی تردید فرمائی - اور ارشاد کیا کہ یہ تو مصرع ہی نہیں بنتا - اب پیام میں تبلیغ دین کی فوج میں جس مرد کا ذکر کیا گیا ہے - سوءِ اتفاق سے وہ مصرع بھی نہیں بنتا -

"وہ کون ہے وہ صدر دین نیک نام ہے"

425

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۸ - سورۃ الطلاق بقیہ رکوع دوم

جب کہ روشنی ایسی تیز رفتار چیز اتنی مدت کے بعد ہم تک پہنچی ہے۔ تو کیا معلوم ہماری نظروں سے پوشیدہ کیا کیا عالم ہیں۔ ممکن ہے کہ اسی دنیا کی طرح اور چھ نظام ہوں اسلئے اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ٭

يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓا اللہ تعالیٰ کے احکام ان کے درمیان اُترتے ہیں أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور کوئی ان کا توڑنے والا نہیں۔ کہیں چلے جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی ہی حکومت دیکھوگے۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ کوئی ایسی جگہ نہیں۔ جہاں اس کا حکم نہ ہو۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ کوئی زمین کے نیچے چلا جائے یا غاروں میں چھپ جائے۔ جنگلوں میں رہے یا پہاڑوں میں رہے۔ اللہ تعالیٰ کی جزا و سزا سے نہ محروم رہ سکتا ہے نہ بچ سکتا ہے ٭

وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے امر کا مشاہدہ کر کے تم معلوم کروگے کہ اس کا علم ہر ایک چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ٭

کوئی آدمی خفیہ سے خفیہ رنگ میں کام کرے یا گوشۂ تنہائی میں رہے۔ خدا اس کی ہر ایک بات کا علم رکھتا ہے۔

دیکھو قادیان کتنی چھوٹی بستی تھی۔ کیا کسی کے وہم و گمان میں بھی یہ آسکتا تھا کہ یہ گمنام و نشان بستی ایک دن دنیا کے کونے کونے تک مشہور ہو جائے گی۔ اور کیا انسانی طاقت کی نظر ایسی بستی پر پڑ سکتی تھی کہ یہاں کوئی لائق شخص پیدا ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کسی کی نظر پڑتی تو بڑے بڑے شہروں پر پڑتی۔ دنیا میں بڑا شہر لنڈن تھا اور پھر پیرس۔ اور مسلمانوں کے نزدیک مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ جائے امید ہو سکتے تھے یا ہندوستان میں بمبئی اور کلکتہ اور پنجاب میں دہلی یا لاہور میں کسی قابل آدمی کے پیدا ہونے کا گمان کیا جا سکتا تھا۔ اور اگر تمام دنیا کی طاقتیں اکٹھی ہو کر تلاش کرتیں تو ہرگز معلوم نہ کر سکتیں۔ لیکن خداوند تعالیٰ نے مرزا غلام احمد صاحب (خدا کے ہزاروں ہزار درود ان پر ہوں) کو کیسا ڈھونڈا۔ اور کیسی نگاہ رکھی کہ ایک گوشۂ تنہائی میں بھی ہمارا بندہ رہتا ہے۔

یہ قادیان وہی مقام ہے جہاں ضرورت کے وقت کوئی چیز نہ مل سکتی تھی نہ دوکانیں تھیں اور نہ کوئی اچھی عمارت تھی۔ جس وقت خدا نے اپنی قدرت کا یہاں اظہار کیا تو کل دنیا میں قادیان کی شہرت ہو گئی۔ بعض خط غیر ممالک سے ایسے آتے ہیں کہ ان پر یہی لکھا ہوتا کہ "قادیان انڈیا" وہ یہاں آجاتے ہیں۔ بعض خطوط پر قادیان ضلع امرتسر۔ لاہور اور ہندوستان لکھا ہوتا ہے لیکن وہ بغیر کسی قسم کی روکاوٹ کے یہاں آجاتے ہیں۔ قادیان کی شہرت تمام دنیا کے کناروں تک پہنچ چکی ہے ٭

خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے امر جس وقت اُترتے ہیں تو ہماری اس وقت دو غرضیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ ہماری قدرت کا اور دوسرے یہ کہ علم کا اظہار ہو گوشۂ تنہائی میں چھپے ہوئے ایک انسان کو اُٹھانے سے جو سب دنیا کی مخالفت کے باوجود دنیا میں نامور اور مشہور ہو جاتا ہے خدا کے علم و قدرت کا ایک ثبوت ہوتا ہے ٭

جب ہم علیم ہیں تو تم کو ہم سے ڈرنا چاہیئے۔ اور اسبات کی امید رکھنی چاہیئے کہ اگر تم اچھے کام کروگے تو ان کا بدلہ تمہیں ضرور دیا جائے گا۔ ہم کسی کے اعمال کو ضائع نہیں کرتے

وہ لوگ جو گاؤں میں رہائش رکھتے ہیں اگر گورنمنٹ سے خطاب لینا چاہتے ہیں تو گاؤں کو چھوڑ کر بڑے بڑے شہروں میں آبستے ہیں کیونکہ گاؤں میں جو وہ خدمات کرتے ہیں ان کا علم گورنمنٹ کو نہیں ہوتا۔ لیکن خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہم سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں جہاں اور جس حالت میں کوئی نیک کام کروگے وہ ضائع نہ ہوگا۔ اور اگر لوگ ہمارے ارادہ کو روکنا چاہینگے تو نہیں روک سکینگے پس تم ہم سے تعلق پیدا کرو تا دنیا میں حقیقی راحت حاصل کر سکو ٭

سورہ تحریم رکوع اوّل

۲۶ - اپریل ۱۹۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ج ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بعض ان روزانہ معاملات اور ضروریات کے متعلق احکام بیان فرمائے ہیں کہ جن کے بغیر بڑے بڑے فتنے پیدا ہو جاتے ہیں اور خانہ جنگیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ہندوؤں میں ایک قوم بھابھڑہ ہے۔ ان کے جو بڑے عابد لوگ ہوتے ہیں وہ ہر سال اپنے اوپر کوئی نہ کوئی چیز حرام کر لیتے ہیں۔ ایک سال بھنڈی کھانا چھوڑتے ہیں تو دوسرے سال بینگن اور تیسرے سال شلجم۔ اسی طرح کئی چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں اور اسے عبادت اور نیکی سمجھتے ہیں۔ پھر بڑھتے بڑھتے یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ صرف دال ہی رہ جاتی ہے۔ اور اس میں وہ یوں کرتے ہیں کہ ایک سال گھی ڈالنا ترک کر دیا۔ دوسرے سال مرچ ڈالنی پھر ہلدی۔ غرض اسی طرح اس میں سے بھی کچھ نہ کچھ چھوڑتے جاتے ہیں اور یہ سب کام بہت بڑی عبادت خیال کیا جاتا ہے ٭

ہمارے حضرت خلیفۃ المسیح (خدا اُن پر بڑی بڑی رحمتیں نازل کرے) اس مسجد (مسجد اقصٰی) سے گھر جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک شخص جو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہ چکا تھا۔ آپ سے ملا اور کہنے لگا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنی چاہتا ہوں آپ نے فرمایا۔ کہو۔ کہنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ مرزا صاحب (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) بڑے اچھے کھانے پلاؤ وغیرہ کھاتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ ہمارے ہاں پلاؤ کھانا جائز ہے۔ اُس نے کہا سنا ہے بادام روغن بھی استعمال کر لیتے ہیں وہ ہندو ڈپٹی کہنے لگا کہ کیا فقر لوگوں کو بھی یہ چیزیں استعمال کرنی جائز ہیں آپ نے فرمایا کہ ہاں فقر (فقیر سے مراد ہے) لوگوں کو بھی جائز ہیں۔ اسپر بہت حیران ہوا اور کہا کہ بس یہی پوچھنا چاہتا تھا ٭

میرا مطلب اسبات سے یہ ہے کہ لوگوں نے طیبات کو حرام کر دینا بھی ایک عبادت سمجھ

رکھاہے۔ اسلام سے پہلے اس کا بہت رواج تھا۔ مسیحی پادری بھی شادی ترک کر دیتے تھے رومن کیتھلک اب تک ایسا کرتے ہیں۔ اسلام سے پہلے تو ان میں یہ بھی رواج تھا کہ صوف کے کپڑے پہنتے ناخن نہ اتروانتے نہانے سے پرہیز کرتے میلے رہتے اور اسے عبادت خیال کرتے تھے دوسروں کو دیکھ کر مسلمانوں میں بھی یہ مرض پیدا ہو گئی ہے اور بعض لوگ طیب اور حلال اشیاء کو اپنے اوپر حرام کر لیتے ہیں۔ حالانکہ مسلمانوں میں کسی حلال چیز کا ترک کرنا ہرگز جائز نہیں ہاں دین کا اگر کوئی معاملہ ہو تو وہ الگ بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گائے کے گوشت کو چھوڑنے کا پیغام صلح میں اعلان کیا۔ لیکن آپ کا چھوڑنا اور نہ چھوڑنا برابر تھا۔ کیونکہ آپنے لکھا تھا کہ ہم تمہارے رشیوں۔ منیوں کو سچا جانتے ہیں۔ تمہاری کتابوں کو سچا سمجھتے ہیں۔ تم ہمارے نبی (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) کو مان لو اور کہو وہ بھی سچا نبی تھا اور پھر تم کو اس کے ماننے میں کسی قسم کا شک نہ ہے کیونکہ جب ہم تمہارے رشیوں کو مانتے ہیں تو تمہیں بھی ہمارے رسول کو ماننا چاہیئے یہ تو برابر کی بات ہوگی۔ لیکن ہم تم پر یہ احسان کرینگے کہ گائے کا گوشت کھانا چھوڑ دینگے۔ بھلا کوئی خیال کرے کہ جب کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے گا تو کیا وہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا وہ تو خود کھائے گا۔ حضرت مسیح موعود نے ایک لطیف پیرایہ میں ہندوؤں کو ان کی زیادتی پر بھی آگاہ کر دیا۔ کہ وہ ہم سے کیسا معاملہ کرتے ہیں۔ اور ایک ایسی راہ بتائی کہ اگر وہ اس پر چل پڑتے تو آخر پورے طور پر انکو مسلمان ہو جانے میں کوئی شک نہ تھا۔ پھر اگر کچھ مدت کے لئے انکی خاطر گائے کے گوشت کا استعمال چھوڑ دیا جاتا۔ تو کچھ ہرج نہ تھا کیونکہ نتیجہ یہ نکلنا تھا کہ سب کے سب ہندو مسلمان ہوتے تھے۔ اگر کوئی کہے کہ آپ بھی تو وید کو سچا مانتے ہیں۔ حساب تو برابر رہا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہے اور سب پہلی تعلیموں کی ناسخ ہے۔ اس لئے انجام کار ہنود کو قرآن کریم پر غور کرنا پڑتا۔ اور جب وہ بغض سے علیحدہ ہو کر اسپر غور کرتے تو ضرور اس کی سچائی کے قائل ہو جاتے مگر افسوس کہ ہندو لیڈر اس صلح پر آمادہ نہ ہوئے ٭

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گائے کے گوشت کے چھوڑنے میں دینی غرض تھی نہ کہ دنیوی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب سے لوگوں کو باز رکھنا اور آپ کو سچا منوا کر اس کے بدلے گائے کا گوشت چھوڑنا کونسی بری بات ہے۔ دوسرے جب وہ رسول کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کو مان لینگے تو اس سے خود ہی پرہیز نہ کرینگے۔ نو مسلم بڑی خوشی سے گائے کا گوشت کھاتے ہیں ٭

مسلمانوں نے اب بدبختی کی وجہ سے مذہبی احکام کو دنیوی اغراض کے لئے چھوڑنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں کہتے ہیں کہ اگر ہندو اردو زبان کو تمام ہندوستان کی زبان تسلیم کر لیں تو ہم گوشت چھوڑ دیتے ہیں کونسلوں میں ہمارے تناسب کا لحاظ رکھا جائے تو ہم گائے کا گوشت کبھی استعمال نہیں کرینگے۔ انہوں نے مذہب کو دنیاوی اغراض اور لالچوں کے حصول کا ذریعہ بنا لیا ہے۔

اسلام نے ایسی باتوں سے منع کیا ہے۔ آجکل لوگوں نے گائے کے گوشت کے متعلق قرآن شریف کی آیتیں لے کر بحثیں کی ہیں۔ اور حدیثوں سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ گائے کا گوشت کھانا منع ہے۔ جن دنوں اس کے متعلق لکھا جا رہا تھا تو میرے دل میں یہی آیۃ ڈالی گئی تھی ؛۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ ؛ یعنے اے رسول جو چیز حلال کی گئی ہے۔ اس کو حرام مت قرار دو یعنے اس کو ترک کر دینے کا عہد نہ کرو۔ ورنہ یہ خیال بھی نہیں آسکتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی حلال چیز کو حرام کہہ دیں۔ اس سے یہی مراد ہے کہ اپنے لئے اسے حرام کی طرح نہ کرو کہ کبھی استعمال ہی نہیں کرنی۔ پس کسی حلال چیز کا ہمیشہ کے لئے ترک کر دینا جبکہ کوئی مانع بھی نہ ہو۔ منع ہے۔ آپکو یہ حکم کیوں دیا گیا۔ اس کا باعث یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد کو بہت پسند کیا کرتے تھے۔ اور اس کے پسند کرنے کی وجہ یہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے اس کی تعریف قرآن شریف میں فرمائی ہے۔ آپ کی بیوی زینب کے پاس بہت عمدہ شہد تھا۔ عرب میں چونکہ گرمی سخت ہوتی ہے وہ آپ کو دوپہر کے وقت شہد کا شربت پلاتیں۔ بعض دوسری بیویوں کو یہ برا معلوم ہوا کہ آپکا ان سے خاص تعلق کیوں ہے۔ اور یہ بشریت کا تقاضا تھا۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ آپ کے مونہہ سے مغافیر (ایک قسم کی گوند) کی بو آتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو اس کو استعمال نہیں کیا۔ البتہ شہد پیا ہے۔ شاید شہد کی مکھیاں مغافیر پر بیٹھی ہوں۔ اس وجہ سے شہد میں بھی اس کی بو مل گئی ہو گی۔ اب میں شہد کو ترک کر دونگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کو حلال کیا ہے تم ترک نہیں کر سکتے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز استعمال نہ کی جاوے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی حلال چیز کو ترک کرنے کا عہد کر لیا جائے ٭

تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ ط۔ رسول کریمؐ کو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو عورتوں کی رضامندی کے لئے ایک چیز کو چھوڑنا چاہتا ہے یہ کبھی نہیں ہو سکتا ٭

دیکھو! رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا عظیم الشان انسان ہے۔ اور پھر وہ اپنی بیویوں کو راضی کرنے کے لئے جن سے بڑھ کر دنیا میں کوئی کسی کا دلی وفادار۔ مونس اور رفیق نہیں ہو سکتا۔ ایک چیز کو ترک کرنا چاہتا ہے لیکن حکم ہوتا ہے کہ تم ایسا نہیں کر سکتے۔ لیکن آجکل مسلمان ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے اور ان کو اپنا دوست اور رفیق بنانے کے لئے ایک دینی معاملہ کو ترک کرنے پر تلے ہوئے ہیں یہ آیت بالکل ان پر چسپاں ہوتی ہے کیونکہ یہ بھی ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے ایک حلال چیز کو ترک کرنے پر آمادہ ہیں۔ آپنے بھی ایک حلال چیز چھوڑی۔ اور منشاء یہ تھا۔ کہ بعض بیویوں کی ناراضگی کو دور فرما دیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا۔ بظاہر گو یہ معاملہ چھوٹا سا معلوم ہوتا ہے لیکن قرآن شریف نے اس حکم کے ذریعہ سے مسلمانوں کو بہت سے تنزلوں سے بچا کر ترقی کی شاہراہ دکھا دی ہے کیونکہ جب کسی قوم میں طیبات کو چھوڑنے کی عادت ہو جائے تو وہ دوسری قوموں سے ترقی میں پیچھے رہ جاتی ہے۔ اور جب وہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ کل اشیاء سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتی ہے تو بہت سے علوم اسے حاصل ہوتے ہیں۔ اور تہذیب میں بھی بہت بڑھ جاتی ہے۔

اس آیت کے متعلق عیسائیوں نے بڑے بڑے اعتراض کئے ہیں اور مسلمان مفسروں نے بھی بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں وہ لکھتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی ایک بیوی نے ماریہؓ سے صحبت کرتے ہوئے دیکھا تھا جو ان کی لونڈی تھیں تو آپنے اس بیوی کو کہا کہ کسی کو بتانا نہ۔ میں آیندہ ہرگز ایسا نہ کرونگا۔ لیکن یہ بالکل بکواس ہے۔ ماریہ آپ کی لونڈی تھیں جو کہ ایک عیسائی بادشاہ نے بطور ہدیہ پیش کی تھیں نہ کہ آپ کی بیوی کی لونڈی تھیں۔ پس بہانہ کی کیا ضرورت تھی۔ دوسری جو روایات پیش کرتے ہیں ان میں سے ایک کے یہ الفاظ ہیں۔ رسول کریمؐ نے کہا کہ میں ام ابراہیم سے کبھی صحبت نہ کرونگا۔ اب بتاؤ کہ اگر آپکے ہاں ماریہ سے بیٹا بھی پیدا ہو چکا تھا (کیونکہ تبھی تو آپنے کہا کہ میں ام ابراہیم سے آیندہ تعلق نہ رکھونگا) تو پھر آپ کو اپنی کسی بیوی سے یا دوسرے لوگوں سے پوشیدہ رکھنے کی کیا ضرورت تھی جب بیٹا پیدا ہو چکا تھا تو سب جانتے تھے کہ آپنے ماریہ کو اپنی زوجیت میں لیا ہے پھر کس بات کا خوف تھا کہ آپنے کہا کہ کسی سے کہنا نہیں

چند ضروری خبریں

ترقی اسلام

"اس ہیڈنگ کے ماتحت ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ وہ خبریں دینگے جو انجمن ترقی اسلام کے کام کی ترقی کے متعلق ہونگی۔ ایڈیٹر"

اعلان شکریہ اور ضروری اعلان پچھلے سے پچھلے اخبار کے ساتھ روانہ ہوچکا ہے۔ احباب نے اس کو مطالعہ کیا ہوگا۔ چاروں طرف سے اس کی تائید میں خطوط آرہے ہیں اور ہر جگہ کی جماعتہائے احمدیہ اس کے جواب میں لبیک پکار رہی ہیں۔ گویا وہ اعلان ایک بارش تھا جو عین وقت پر نازل ہوئی۔ یا ایک کشتی تھی جو عمیق اور وسیع سمندر میں تیرنے والوں کے ہاتھ آگئی۔ قادیان کا چندہ تین ہزار سے ترقی کرکے چار ہزار سے بھی اوپر ہوگیا ہے اور قادیان سے باہر بھی ضلع گورداسپور کے مختلف دیہات میں پانچسو روپیہ سے زائد کے وعدے لکھے جاچکے ہیں۔ دعوۃ الی الخیر فنڈ کا روپیہ ملا کر قریباً ڈیڑھ ہزار روپیہ نقد جمع ہوچکا ہے۔ بعض عورتوں نے اس تحریک کے جواب میں اپنے زیورات اتار کر دیدیئے۔ بعض طلباء مدرسہ احمدیہ نے درخواست کی کہ ہم ایک وقت کھانا کھائینگے دوسرے وقت کے کھانے کی قیمت ترقی اسلام میں دیجائے مگر طلباء کی صحت کے مضر سمجھ کر یہ تجویز ناقابل عمل قرار دیگئی۔ ہاں اس سے یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ اسوقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچوں میں بھی کس قدر جوش پیدا ہورہا ہے۔ عبداللہ خان صاحب بہلول پور سے لکھتے ہیں: کہ اس تجویز کے لئے

ہر ایک احمدی ایک روپیہ سالانہ دے

یہ تجویز واقعہ میں بہت مفید ہے اور اُمید ہے کہ اسطرح بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی بجائے پچیس ہزار روپیہ سالانہ بھی آسانی سے وصول ہوسکیگا۔ اس وقت جماعت میں صرف پندرہ بیس ہزار آدمی ہیں جو چندہ دینے کے عادی ہیں۔ اگر بیس ہزار میں سے نصف بھی اس قابل سمجھ لئے جائیں جو اپنے خاندان کے ہر ایک ممبر کے بدلہ وہ بچہ ہو یا بڑا۔ ایک روپیہ دے سکیں تو بہت آسانی سے تیس ہزار روپیہ سالانہ جمع ہوسکتا ہے۔ اور بعض دوست تو ایسا اخلاص رکھتے ہیں کہ سو دو سو روپیہ سالانہ بھی آسانی سے دیسکتے ہیں اور ان کا اخلاص زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے پر انہیں مجبور کرتا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ کل جماعتہائے احمدیہ اسی طریق پر چندہ کرنے کی کوشش کرینگی یعنے ہر ایک شخص کم سے کم فی کس عہ روپیہ سالانہ چندہ دے اور زیادہ جسقدر بھی دے اسی قدر مستحق ثواب ہوگا۔ ہاں چونکہ اس سال پچاس ساٹھ ہزار روپیہ جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس دفعہ اس سے بھی زیادہ کوشش کی ضرورت ہے اور ضرورت ہے کہ صاحب مقدرت اصحاب ہزاروں روپیہ کی مدد کریں اور اہل قادیان کی طرح اپنے اخلاص کا نمونہ دکھائیں۔

قادیان والوں نے اسقدر روپیہ کیونکر جمع کرلیا

بعض دوست پوچھتے ہیں کہ قادیان کی جماعت تو نہایت قلیل ہے اور اکثر غرباء ہیں انھوں نے چار پانچ ہزار روپیہ کیونکر جمع کرلیا۔ ہمیں بتایا جائے تاہم بھی اس طریق پر عمل کریں۔ ان احباب کی اطلاع کے لئے وہ تدبیر بھی شائع کی جاتی ہے جس سے اہل قادیان نے اسقدر چندہ جمع کرلیا اور وہ یہ ہے کہ ایک عام جلسہ میں قادیان کے اکثر احمدیوں نے اسبات کا فیصلہ کیا کہ وہ اس تحریک میں

اپنی ایک ایک ماہ کی آمد دینگے۔

اور اس طرح تھوڑی تھوڑی رقم ملاکر چار ہزار روپیہ سے بھی زائد رقم کے وعدہ لکھائے گئے۔ اور ان وعدوں کی ادائگی کے لئے یہ تدبیر کی گئی کہ چند ماہ میں اقساط کے ذریعہ یہ رقم جمع کرلی جائے۔ چنانچہ کسی نے سات قسطوں میں کسی نے آٹھ میں کسی نے بارہ میں اپنی موعودہ رقم جمع کرنے کا وعدہ کیا۔ بعضوں نے یکمشت چندہ ادا کردیا۔ اس موقعہ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ قادیان کے لوگ پہلے بھی اس قسم کے ایثار کا نمونہ دکھاچکے ہیں اور قادیان سے قریباً تین ہزار روپیہ سالانہ چندہ بھی انجمن کو وصول ہوتا ہے اور یہ ترقی اُسلام کا چندہ اہل قادیان کے ماہواری چندوں کے بالکل علاوہ ہے۔

ایثار کی ایک قابل قدر مثال

میاں احمد دین صاحب زرگر مہاجر ایک غریب آدمی ہیں اُنھوں نے ترقی اُسلام میں پہلے تیس روپیہ چندہ لکھوایا تھا لیکن جب اعلان ضروری پڑھا تو ایسے متاثر ہوئے کہ ۴ - مئی کو بعد نماز مغرب مسجد میں کھڑے ہوکر انھوں نے اعلان کردیا کہ میں نے پہلے تیس ۳۰ روپیہ لکھوائے تھے لیکن اب

سو روپیہ کا اعلان کرتا ہوں

اور اس وقت اعلان کرنے سے میری یہ غرض ہے کہ اگر میں اس رقم کو ادا کرنے سے پہلے فوت ہوجاؤں تو میرے مکانات میں سے کوئی فروخت کرکے سو ۱۰۰ روپیہ کی رقم پوری کرلی جائے۔ علاوہ اس سو روپیہ کی رقم کے چوبیس روپیہ کا وعدہ اپنی بیوی کی طرف سے بھی کیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مخلص احباب کے لئے مسابقۃ کا وقت ہے ایسا نہ ہو کہ سب برکات غرباء ہی کے حصہ میں آجاویں ۔

دعوۃ الی الخیر

"ہم انشاء اللہ اس ہیڈنگ کے ماتحت ان تبلیغی کوششوں اور کامیابیوں کا ذکر کرینگے جو وقتاً فوقتاً اسلام اور سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیگے۔ ایڈیٹر"

ولایت میں تبلیغ اسلام

شاید یہ بات بہت کم احمدیوں کو معلوم ہوگی کہ ولایت میں ہمارے کئی احمدی بھائی ہیں اور سوائے خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے ایجنٹ شیخ نور احمد صاحب اور چودہری ظفراللہ خان صاحب کے سب بیعت کرچکے ہیں یعنی چودھری فتح محمد صاحب۔ میاں عبداللہ خان صاحب میاں عبدالعزیز صاحب اور ملک عبدالرحمان صاحب چودھری ظفراللہ خان صاحب غالباً کسی سفر پر ہوگئے اسلئے اس وقت تک بیعت نہیں کرسکے ورنہ خواجہ صاحب کی طرح ان کو خلافت سے انکار نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ ان کے والد صاحب اور بھائی اور دیگر خاندان کے سب لوگ بیعت کرچکے ہیں۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اس وقت ہماری غرض اس بیان سے صرف اسقدر تھی کہ یہ لوگ اپنی اپنی طاقت کے مطابق تبلیغ کے کام میں لگے رہتے ہیں۔ اُمید ہے کہ انشاء اللہ ہمیں وقتاً فوقتاً ان کی کوششوں کے ذکر کا موقعہ ملیگا۔ چودہری فتح محمد صاحب تو اسی کام کے لئے ہی گئے تھے۔ اور دین کی خاطر سب قسم کی دنیاوی ترقیوں پر لات مار کر ولایت میں بیٹھے ہیں۔ افسوس ہے کہ چودھری صاحب کی آنکھیں کسی قدر علیل ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ اسبات پر افسوس ہے کہ خواجہ صاحب نے ہمیشہ ان سے تحریر کا کام لینا چاہا ہے۔ زبانی تبلیغ وہ عمدگی سے کرسکتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس وقت جبکہ خواجہ صاحب لنڈن کو تبلیغ کا بہترین مرکز قرار دے کر اکثر حصہ وہاں رہا کرتے تھے۔ ووکنگ میں ایک لیکچر دیا جس میں قیاس سے زیادہ کامیابی ہوئی لیکن باوجود اس کے کہ ان کے لیکچر کے اشتہار میں آئندہ

لیکچر جاری رکھنے کا وعدہ تھا۔ مگر خواجہ صاحب نے ان کو غالباً دوبارہ بولنے کا موقعہ نہیں دیا جس کی وجہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ گو خواجہ صاحب اپنی چٹھی میں اس لیکچر کی مقبولیت کا اقرار کر چکے ہیں۔ بعض کہ اس لیکچر کے بعد خواجہ صاحب اور بعض نومسلموں کے لیکچر ہوتے رہے ہیں۔ اور ان کا اثر اچھا ہوا ہے۔ سب سے آخری لیکچر خالد شیلڈرک ایک انگریز نومسلم کا ہوا ہے جس کا خلاصہ ایک ولایت کے اخبار نے شائع کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"مسٹر شیلڈرک ایک نوجوان انگریز نومسلم نے اتوار کو دوپہر کے بعد مسجد ووکنگ میں ایک لیکچر دیا حاضرین کی تعداد کافی تھی لیکچر کے اختتام پر حاضرین کو سوالات کرنے کی دعوت دیگئی۔ اور خواجہ کمال الدین صاحب نے ان سوالات کا جواب دیا

مسٹر شیلڈرک نے اپنے لیکچر میں بیان کیا کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ انسان کی نسبت ترقی کرنے کا خیال رکھتے ہیں نہ تنزل کا۔ تاریخ روحانی ترقی کی شاہد ہے اور بروئے اسلام خدا تعالےٰ نے انسان کے ساتھ کلام کرنا ضروری سمجھا ہے اس لئے ہر ایک قوم میں نبی مبعوث کئے گئے ہیں۔ ہاں قرآن شریف یہ ضرور بتاتا ہے کہ سب جہان کا خدا ایک ہی ہے ۔

پھر کہا کہ یہ صرف کسی محدود اور تنگ مذہب اور کا خیال ہو سکتا ہے کہ خدا کو صرف کسی ایک قوم سے تعلق ہے اسلامی شریعت کا یہ خیال نہیں وہ بہت وسیع ہے۔ اسوقت لوگوں میں اخوت کا بہت چرچا ہے کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں لیکن جب تک مذاہب مختلف ہوں تو یہ اتحاد کیونکر ہو سکتا ہے صرف اسلام ہی ایک ایسا مکمل مذہب ہے جس نے سب لوگوں کو آپس میں جمع کر دیا۔ مسلمانوں کا یقین ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر رہا ہے اس وقت عیسائیت کی گرفت انگلینڈ کے باشندوں کے دلوں پر سے ڈھیلی ہو گئی ہے اور وہ اس کے دعاوی کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اسلام ہمیشہ اپنے ابتدائی اصولوں پر قائم رہا ہے۔ مسلمان مسیح کو بھی ایک عظیم الشان نبی مانتے ہیں لیکن وہ کفارہ اور مسیحیت کے دوسرے اصولوں کو نہیں مانتے ۔

مسٹر شیلڈرک نے اپنی تقریر میں اخوت پر بھی زور دیا۔ کہ یوروپ میں صرف پچھلی صدی سے اخوت کا خیال پیدا ہوا ہے کہ منشی اشیاء اور جوئے میں طرح طرح کی بدیاں ہیں حالانکہ اسلام نے تیرہ سو سال پہلے سے ان دونوں عادتوں سے مسلمانوں کو روکا ہے اور اسوقت سے برابر ان بدعادات کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور قرآن شریف میں انکی ممانعت آئی ہے آخر میں مسٹر شیلڈرک نے یہ بھی کہا کہ اسلام لانے کے لئے صرف اصول اسلام پر ایمان لانا پڑتا ہے کسی نبی کا انکار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اور جونہی کہ ایک شخص اسلام میں داخل ہو وہ چالیس کروڑ انسانوں کا بھائی بن جاتا ہے۔ آخر میں خواجہ صاحب نے بھی کچھ تقریر کی ۔

آخر میں ہم اپنے دوستوں کو یہ خوشخبری بھی سُنا دیتے ہیں کہ انشاءاللہ بہت جلد سلسلہ احمدیہ کی تبلیغ بھی ولایت میں شروع کیجائیگی۔ اور حضرت صاحب کی پیشگوئی کو ہمارے احباب بہت جلد پورا ہوتے دیکھیں گے جس میں آپ نے لکھا ہے کہ میری کتابیں انگلینڈ میں شائع ہونگی۔ اوّل تو چوہدری فتح محمد صاحب اس کام کو بجا لائینگے انشاءاللہ۔ اور خدا تعالیٰ چاہے تو بہت جلد کوئی اور صاحب بھی انکی مدد کے لئے روانہ کئے جائینگے ۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

امریکہ میں تبلیغ اسلام کا کام بھی زیر غور ہے اور بعض آدمی اس کے لئے بھی تیار کئے جا رہے ہیں جو امید ہے کہ بہت جلد یعنی چند ماہ تک روانہ امریکہ ہو جائینگے۔ اور نئی دنیا کو پرانی دنیا سے ملانے کی کوشش کرینگے انشاءاللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ جلد وہ دن لاوے کہ احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے گذر کر دنیا کے ہر ایک گوشہ اور ہر ایک قوم کے آدمی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے محفوظ اور مامون قلعہ میں داخل ہوں۔ اللّٰھم آمین۔

ہندوستان میں ایک انگریز احمدیت کا مقر ہوگیا

مفتی محمد صادق صاحب جو اپنے اندر ایک درد مند دل رکھتے ہیں خلیفۃ المسیح کی ہدایات کے ماتحت ہندوستان کے مختلف گوشوں میں تبلیغ کا کام کرتے پھر رہے ہیں اور بشارت کی ہواؤں کی بشارت دے رہے ہیں دوران سفر میں ایک انگریز کو بھی انھیں تبلیغ کا موقعہ ملا جو اسلام کی صداقت کا قائل ہو گیا بلکہ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ خلافت کا بھی۔ چونکہ یہ صاحب ابھی چند خانگی معاملات کی وجہ سے اپنے نام کے اظہار کو پسند نہیں کرتے۔ ہم ان کے نام اور پتہ کو ظاہر نہیں کر سکتے جب اللہ تعالیٰ ان روکاوٹوں کو جو ان صاحب کے راستہ میں حائل ہیں دُور فرما دیگا۔ تو ان کا نام بھی شائع کر دیا جائیگا۔ فی الحال انکی ایک تحریر سے ایک فقرہ کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے جس سے معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس حد تک اسلام کے قریب آ گئے ہیں ۔

"میرے عقاید خدا تعالیٰ کے رسولوں محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور احمد اور محمود موجودہ خلیفہ کے متعلق مفتی صادق کے خیالات سے بالکل مطابق ہیں"

اس انگریز نے سند کے طور پر اپنی دستخطی تحریر بھی دیدی ہے، کہ میں ان عقاید کو مانتا ہوں لیکن اظہار کے لئے ابھی وقت چاہتا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد نور اسلام کو دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلائے ۔

دعوۃ الی الخیر کے متعلق چند دلچسپ اخبار ہم اگلے اخبار میں دینگے۔ انشاءاللہ تعالےٰ ۔

خدا تعالیٰ کے نئے نئے فضل

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ جماعت میں بیداری کے عام آثار پائے جاتے ہیں اور ہر ایک شخص اپنی طاقت کے مطابق اپنے جان و مال سے خدمت اسلام و احمدیت میں حصہ لینا چاہتا ہے قادیان میں مبلغین کے تیار کرنے کیلئے خلیفۃ المسیح کے حکم سے دو جماعتیں کھولی گئی ہیں ایک میں چند گریجوایٹ تعلیم پاتے ہیں جو ضروری تعلیم پاکر خدمت اسلام کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ارادہ میں برکت دے اور انکا حامی و مددگار ہو ۔

اسکے علاوہ اس سال ایک اور نیا فضل خدا تعالیٰ کا یہ ہوا ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے چند طلباء امتحان انٹرنس دیکر اسی جگہ ٹھہر گئے تاکہ کچھ دینی تعلیم حاصل کر لیں۔ طلباء میں یہ جوش خاص طور پر قابل قدر ہے اور صاف ظاہر کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اب سلسلہ کو خاص ترقی دینا چاہتا ہے یہ طلباء بھی گریجوایٹوں کی جماعت کے ساتھ شامل ہیں اللہ تعالےٰ ان بچوں کے اخلاص میں اور ترقی دے اور یہ اپنی زندگی میں اللہ تعالےٰ کے فرمانبردار اور دین اسلام کے خدمتگذار ثابت ہوں۔ بیرونی کالجوں کے طلباء کے بھی کثرت سے خطوط آ رہے ہیں کہ ہم قادیان میں اپنی رخصتوں کے ایام میں تعلیم دین حاصل کرنیکے لئے آنا چاہتے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ یہ جوش و خروش اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں کو عبرتناک جواب ہے جو سمجھتے تھے کہ ہمارے جدا ہوتے ہی سب کام رُک جائینگے وہ لوگ خوب یاد رکھیں یہ سلسلہ خدا کا ہے اور انشاءاللہ روز بروز ترقی کریگا ۔

نیا مقبرہ

لاہوری احباب مخالفت خلافت کیوجہ سے جسطرح جماعت میں تفرقہ ڈال رہے ہیں وہ پوشیدہ نہیں ہے اب تو بات حد سے بڑھ رہی ہے صدر انجمن احمدیہ میں چندہ بند کر دیا گیا ہے حالانکہ چند دن پہلے اس صدر انجمن احمدیہ کو مطاع کہا جاتا تھا۔ اب حضرت صاحب کی تحریر کے کچھ اور ہی معنے ہو گئے ہیں لاہور کو مدینہ کہا جاتا ہے جو الہام الٰہی بخش مخالف سلسلہ کی نسبت ہوا تھا اسکے معنے بدلکر اپنی طرف منسوب کیا جاتا ہے غرضکہ اب جو کچھ بھی ہے وہ لاہور کی احمدیہ بلڈنگس ہے۔ حضرت صاحب کے سب الہامات کے مورد خواہ مخالفوں کی نسبت ہوں یا موافقوں کی۔ وہی چند احباب ہیں۔ اب سُنا گیا ہے کہ مقبرہ بہشتی کے پاس کچھ زمین لیکر ایک نئے مقبرہ کی تیاری ہو رہی ہے، اور ان میں سے بعض وصایا واپس لینے کی فکر میں ہیں ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا مقبرہ کے پاس کی زمینوں کے مالک بھی اگر اپنے اپنے قطعہ اراضی کو مقبرہ بنا کر یہ اعلان کر دیں کہ بجائے دسویں حصہ کے ہم تیسواں حصہ ہی لے لیا کرینگے لوگ مُردہ یہاں دفن کریں یہ زمین بھی تو مقبرہ کے پاس ہی تھا ہے۔ اور مقبرہ کی ضروریات کے لحاظ سے نئی زمینوں کو شامل کرنا ہی تھا تو کیا یہ فعل انکا درست ہوگا اور وہ حصہ مقبرہ بہشتی کہلانے کا مستحق ہوگا۔ اگر یہ روایت غلط ہے تو نہایت ہی خوشی کا مقام ہے اور اگر درست ہے تو نہایت قابل افسوس امر ہے ۔

...سلام نے اس خبر کی تصدیق کی ہے